

بسم اللہ الرحمن الرحیم

روزہ کے آداب اور روزہ توڑنے والے کام

واجبی آداب

1) **نماز با جماعت** : واجبی آداب یہ ہیں کہ روزہ دار تمام ان قولی و فعلی عبادات کو بجالاتے جنہیں اسکے اوپر اللہ تعالیٰ نے واجب قرار دیا ہے، ان میں سب سے اہم فرض نمازیں ہیں جو شہادتین کے بعد اسلام کا سب سے زیادہ تاکید رکھتی ہیں، لہذا ضروری ہے کہ روزہ دار اس پر محافظت اور ارکان و واجبات و شرطوں کے ساتھ اسکی ادائیگی کا اہتمام کرے، وقت کی پابندی کے ساتھ مسجد میں جماعت سے نماز پڑھے کیونکہ باجماعت نماز یہ اس **تقویٰ** کا ایک حصہ ہے جس کے لئے روزہ مشروع اور فرض کیا گیا ہے، برخلاف اسکے نماز کو ضائع کرنا تقویٰ کے منافی اور عذاب الہی کا سبب ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: **فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ أَضَاعُوا الصَّلَاةَ وَاتَّبَعُوا الشَّهَوَاتِ فَسُوفَ يَلْقَوْنَ غِيًّا** "پھر انکے بعد ایسے ناخلف پیدا ہوئے کہ انہوں نے نماز ضائع کر دی اور نفسانی خواہشوں کے پیچھے پڑ گئے، سو ان کا نقصان انکے آگے آئے گا" (سورۃ مريم: ۵۹)

ان پر واجب ہونے کے باوجود بعض روزہ دار باجماعت نماز کی ادائیگی میں کوتاہی سے کام لیتے ہیں حالانکہ قرآن مجید میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے اسکا حکم دیا ہے: **وَإِذَا كُنْتَ فِيهِمْ فَأَقَمْتَ لَهُمُ الصَّلَاةَ فَلْتَقُمْ طَائِفَةٌ مِنْهُمْ** ----- "جب تم ان میں ہو اور ان کیلئے نماز کھڑی کرو تو چاہئے کہ ان کی ایک جماعت تمہارے ساتھ اپنے ہتھیار لئے کھڑی ہو، پھر یہ سجدہ کر چکیں تو یہ ہٹ کر تمہارے پیچھے آ جائیں" (النساء: ۱۰۲)

ذرا سوچیں کہ جب اللہ تعالیٰ حالت حرب و خوب میں (جنگ کی حالت میں) باجماعت نماز پڑھنے کا حکم دیا ہے تو امن و اطمینان کے حالت میں تو بدرجہ اولیٰ اسکا حکم ہوگا، حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ ایک نابینا صحابی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم، مسجد تک لانے کیلئے کوئی میرا مددگار نہیں ہے اس لئے آپ مجھے گھر میں نماز پڑھنے کی رخصت دے دیجئے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اولاً تو رخصت دے دی) لیکن جب وہ جانے لگے تو آپ نے انہیں واپس بلایا اور سوال کیا: هل تسبغ النداء، "کیا تم اذان کی آواز سنتے ہو؟" انہوں نے جواب دیا ہاں، اذان کی آواز سنتا ہوں، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **"فأجب"** "تب تو اسکا جواب دو (یعنی مسجد میں حاضری دو)" (صحیح مسلم: ۶۵۳)

اسی طرح باجماعت نماز کی بڑی فضیلت بھی بیان کی گئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے "باجماعت نماز پڑھنا تنہا پڑھنے سے ستائیس درجہ زیادہ ثواب رکھتا" (صحیح بخاری: ۶۳۵، مسلم: ۶۵۰)

اسی طرح باجماعت نماز چھوڑنے والوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے **منافقین** کی صف میں شامل فرمایا ہے، اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ "اقامت کا حکم دوں اور جماعت چھوڑنے والوں کو انکے گھروں سمیت جلا دوں" (بخاری: ۶۵۷، مسلم: ۶۵۱)

2) **جھوٹ سے پرہیز** : روزے کے واجبی آداب میں یہ بھی داخل ہے کہ روزہ دار ایسے تمام اقوال و افعال سے پرہیز کرے جنہیں اللہ اور اسکے رسول نے حرام قرار دیا، چنانچہ جھوٹ سے پرہیز کرے (واقع کے خلاف خبر دینے کو جھوٹ کہتے ہیں) اور سب سے بڑی جھوٹ اللہ اور اسکے رسول پر جھوٹ بولنا ہے جیسے کسی حرام کام کی حلت اور حلال کام کی حرمت کی نسبت اور اسکے رسول کی طرف کرنا، ارشاد باری تعالیٰ ہے: **"وَلَا تَقُولُوا لِمَا تَصِفُ أَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هَذَا حَلَالٌ وَهَذَا حَرَامٌ لِّتُفْتَنُوا عَلَى اللَّهِ الْكَذِبُ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَنُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ"** "کسی چیز کو اپنی زبان سے جھوٹ موٹ نہ کہہ دیا کرو کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام ہے کہ اللہ پر جھوٹ بہتان باندھ لو، سمجھ لو کہ اللہ تعالیٰ پر بہتان بازی کرنے والے کامیابی سے محروم ہی رہتے" (النحل: ۱۱۶)

(3) **غیبت سے پرہیز :** روزہ دار کو غیبت سے بھی پرہیز کرنا چاہئے، اپنے بھائی کی ناپسندیدہ بات عیب کو اسکے پیٹھ پیچھے بیان کرنا غیبت ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: "تو اپنے بھائی کا عیب بیان کر رہا ہے اگر اس میں پایا جا رہا ہے تو یہی تو غیبت ہے اور اگر اس کا عیب جو بیان کر رہا ہے وہ اس میں نہیں ہے تو، تو نے اس پر بہتان باندھا ہے" (الترمذی: ۱۵۷۸)

(4) **چغل خوری سے پرہیز :** روزہ دار کو چاہئے کہ چغل خوری سے پرہیز کرے۔ چغل خوری یہ ہے کہ ایک شخص کی بات دوسرے شخص تک فساد و اختلاف کی غرض سے پہنچائی جائے چغل خوری گناہ کبیرہ ہے، اس سے متعلق اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ: "لا یدخل الجنة شامہ" "چغل خور جنت میں داخل نہ ہوگا" (بخاری: ۶۰۵۶، مسلم: ۱۰۵)

(5) **دھوکہ دہی سے پرہیز :** روزہ دار کو چاہئے کہ خرید و فروخت، پیشہ مزدوری اور رہن وغیرہ جیسے معاملات میں دھوکہ دہی سے بچتا رہے اور ہر مشورہ اور نصیحت طلبی کے وقت بھی دھوکہ دہی سے پرہیز کرے، کیونکہ دھوکہ دینا کبیرہ گناہ ہے، دھوکہ دینے والے سے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے براءت کا اظہار کیا ہے چنانچہ آپ نے فرمایا: "من غشنا فلیس منا" "جس نے ہمیں دھوکہ دیا وہ ہم میں سے نہیں" حدیث ان الفاظ میں بھی مروی ہے کہ "من غشنا فلیس منا" "جس نے دھوکہ دیا وہ میرے طریقہ پر نہیں ہے" (صحیح مسلم: ۱۰۲)

(6) **گانا بجانا :** روزہ دار کو چاہئے کہ گانے بجانے کے آلات سے پرہیز کرے، لہو و لعب کے تمام آلات خواہ وہ سارنگی ہو، رباب ہو، دو تار و ستار ہو، یا بانسری و کمان، سب کے سب حرام ہیں اور اگر اسکے ساتھ سُریلی آواز میں گیت اور جذبات کو ابھارنے والے گانے ہوں تو ان کی حرمت و قباحت اور بڑھ جاتی ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے: "وَمِنَ النَّاسِ مَن يَشْتَرِي لَهْوَ الْحَدِيثِ لِيُضِلَّ عَن سَبِيلِ اللَّهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّخِذَهَا هُزُوًا أُولَٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِينٌ" "اور بعض لوگ ایسے بھی ہیں، جو لغو باتوں کو مول لیتے ہیں کہ بے علمی کے ساتھ لوگوں کو اللہ کی راہ سے بہکائیں اور اسے ہنسی بنائیں، یہی وہ لوگ ہیں جنکے لئے رسوا کرنے والا عذاب ہے" (لقمان: ۶)

مستحب آداب

سحری کھانا : مستحب آداب میں سے ایک ادب سحری کھانا بھی ہے، رات کے آخری حصہ میں (روزہ رکھنے کی نیت سے) جو کھانا کھایا جاتا ہے اسے **سحری** کھانا کہتے ہیں، اس کا نام سحری اس لئے رکھا گیا ہے کہ یہ کھانا سحر کے وقت کھایا جاتا ہے، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سحری کھانے کا حکم دیا ہے چنانچہ ارشاد ہے: "تسحر و افن فی السحور بركة" "سحری کھاؤ کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے" (صحیح بخاری: ۱۹۲۳، مسلم: ۱۰۹۵) اور ایک جگہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ سحری کا کھانا برکت ہے اس لئے اسے چھوڑو نہیں، اگرچہ صرف ایک گھونٹ پانی ہی پی لو، کیونکہ اللہ تعالیٰ اور اسکے فرشتے سحری کھانے والوں کیلئے رحمت کی دعاء کرتے ہیں۔ (أحمد، ج: ۳، ص: ۱۲، صحیح الجامع: ۳۶۸۳) اسی طرح روزہ کیلئے **نیت** دل کے ارادہ کا نام ہے، زبان سے الفاظ ادا کرنا سنت سے ثابت نہیں ہے۔

افطاری میں جلدی : روزے کے مستحب آداب میں سے ایک ادب افطار میں جلدی کرنا ہے، جب کہ دیکھنے سے سورج کا غروب ہونا محقق ہو جائے، یا اذان وغیرہ یا وبا وثوق ذریعہ سے سورج کے ڈوبنے کا غالب گمان ہو جائے (تو افطاری میں جلدی کرنا مستحب ہے) چنانچہ حضرت سہیل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "لا یزال الناس بخیر ما عجلوا الفطر" "لوگ براہِ بخیر رہیں گے جب تک کہ افطار میں جلدی کرتے رہیں گے" (صحیح بخاری: ۱۹۵۷، مسلم: ۱۹۰۲)، سنت یہ کہ تازہ کھجور سے افطار کیا جائے، اگر نہ ملے تو عام کھجور سے پھر اگر وہ بھی نہ ملے تو پانی سے (صحیح الترمذی: ۵۶۰)

تلاوت قرآن : روزہ کے مستحب آداب میں تلاوت قرآن، ذکر و دعاء، نفلی نماز و صدقات میں کثرت سے مشغولیت بھی ہے، چنانچہ صحیح بخاری و صحیح مسلم میں حضرت عبد اللہ بن عباس کی حدیث ہے کہتے ہیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ سختی تھے اور رمضان میں جب جبریل آپ کے پاس

تشریف لاتے اور آپ کے ساتھ قرآن کا دور کرتے تو آپ کی سخاوت میں مزید اضافہ ہو جاتا، اس وقت تو رسول صلی اللہ علیہ وسلم تیز ہوا سے بھی زیادہ سخی ہو جاتے (صحیح بخاری: ۲۶۰، مسلم: ۲۳۰۸)۔

حمد و ثناء : روزہ کے مستحب آداب میں یہ بھی داخل ہے کہ روزہ دار اپنے اوپر اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کو دھیان میں رکھے کہ اللہ تعالیٰ نے اسے روزہ رکھنے کی توفیق بخشی اور روزہ کو اسکے لئے آسان کیا کہ اس نے روزہ رکھ لیا اور پورے مہینہ کا روزہ مکمل کیا کیونکہ بہت سے لوگ ایسے جو روزہ کی نعمت سے محروم رہتے ہیں یا تو روزہ کا مہینہ آنے سے قبل وفات پا چکے یا (کسی بیماری کی وجہ سے) اس سے عاجز رہ گئے یا پھر گرمی میں پڑے ہیں اور روزہ رکھنے سے اعراض کرتے ہیں، اس لئے چاہئے کہ روزہ دار، روزہ کی توفیق پر جو گناہوں کی بخشش لغزشوں کی معافی اور رب کریم کے پڑوس و نعمت والے گھر (جنت) میں درجات کی بلندی کا سبب ہے، اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء بیان کرتے رہے۔

روزہ کو فاسد کرنے والے کام

بھائیو!!! اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

” أَجَلٌ لَّكُمْ لَيْلَةُ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَائِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَهُنَّ عَلِمَ اللَّهُ أَنَّكُمْ كُنْتُمْ تَخْتَانُونَ أَنْفُسَكُمْ فَتَابَ عَلَيْكُمْ وَعَفَا عَنْكُمْ فَالآنَ بَاشِرُوهُنَّ وَابْتَغُوا مَا كَتَبَ اللَّهُ لَكُمْ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتُوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ وَلَا تُبَاشِرُوهُنَّ وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ تِلْكَ حُدُودُ اللَّهِ فَلَا تَقْرَبُوهَا كَذَلِكَ يُبَيِّنُ اللَّهُ آيَاتِهِ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ “

" روزے کی راتوں میں اپنی بیویوں سے ملنا تمہارے لئے حلال کیا گیا، وہ تمہارا لباس ہیں اور تم ان کے لباس ہو، تمہاری پوشیدہ خیانتوں کا اللہ تعالیٰ کو علم ہے، اس نے تمہاری توبہ قبول فرما کر تم سے درگزر فرما لیا، اب تمہیں ان سے مباشرت کی اور اللہ تعالیٰ کی لکھی ہوئی چیز کو تلاش کرنے کی اجازت ہے، تم کھاتے پیتے رہو یہاں تک کہ صبح کا سفید دھاگہ سیاہ دھاگے سے ظاہر ہو جائے۔ پھر رات تک روزے کو پورا کرو اور عورتوں سے اس وقت مباشرت نہ کرو جب کہ تم مسجدوں میں اعتکاف میں ہو۔ یہ اللہ تعالیٰ کی حدود ہیں، تم ان کے قریب بھی نہ جاؤ۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ اپنی آیتیں لوگوں کے لئے بیان فرماتا ہے تاکہ وہ بچیں۔ " (البقرہ: 187)،

اس آیت کریمہ میں اللہ تبارک و تعالیٰ نے روزہ کو توڑنے والے اصولی کام بیان کر دئے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث میں اسکی مکمل وضاحت کر دی ہے، اسکی تفصیل یہ ہے کہ، روزہ کو توڑ دینے والے کام **سات** ہیں:

(۱) **جماع** (مہبستری) کرنا، روزہ توڑنے والے کاموں میں یہ سب سے بڑا اور گناہ کے لحاظ سے یہ سب سے بڑا ہے، روزہ نفلی ہو کہ فرض جماع سے باطل ہو جاتا ہے، اگر رمضان کا روزہ ہو تو اس پر قضا کے ساتھ **کفارہ مغلظہ** لازم ہے، کفارہ مغلظہ یہ کہ، ایک مسلمان غلام آزاد کرنا، اگر نہ ملے تو دو مہینہ کا لگاتار روزہ رکھنا، **ان دونوں مہینوں میں بغیر عذر شرعی کے افطار نہیں کر سکتا**، جیسے عید کا دن درمیان میں آگیا، آیا تشریق، یا کوئی عذر بیماری، سفر وغیرہ، یا پھر ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلائے۔ (صحیح مسلم: ۱۱۱۱)

(۲) **ترکِ شہوتِ رانی :** بوس و کنار کے ذریعہ یا اپنے ہاتھ وغیرہ سے اختیاری طور پر منی خارج کرنا، کیونکہ یہ عمل بھی شہوتِ رانی میں داخل ہے، جس سے پرہیز کئے بغیر کسی کا روزہ صحیح نہیں ہو سکتا، جیسا کہ حدیث قدسی میں ہے کہ... بندہ اپنا کھانا، پانی، اور شہوت کو میرے لئے چھوڑ دیتا ہے (بخاری: ۱۸۹۴)

(۳) **کھانا اور پینا** : اس سے مراد کھانے یا پینے کی چیز کو منہ یا ناک کے ذریعہ معدہ تک پہنچانا ہے، خواہ کھانے پینے کی کوئی بھی چیز ہو، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ”وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتَبُوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ“ اور کھانے پینے کا وقت تک کہ سفید دھاگہ (فجر صادق) اور کالا دھاگہ (فجر کاذب) کے درمیان فرق واضح ہو جائے، پھر رات تک روزہ کو پورا کرو (البقرہ: ۱۸۷)

(۴) **جو کھانے پینے کے حکم میں ہو** : یہ دو طرح کے ہیں،

اُول : روزہ دار کو خون چڑھانا، مثلاً بہت زیادہ خون نکل گیا، جس کے لئے خون چڑھایا گیا تو اس سے روزہ ٹوٹ جائے گا، کیونکہ خون ہی کھانے پینے کی اصل غایت ہے اور خون چڑھانے سے یہ مقصد پورا ہوا ہے۔

دوم : وہ گلو کو زچڑھانا جو کھانے پینے کے قائم مقام ہو، اگر انجکشن وغیرہ کے ذریعہ ایسا گلو کو زچڑھایا جائے تو روزہ ٹوٹ جائے گا کیونکہ وہ کھانے پینے کے حکم میں ہے، البتہ وہ انجکشن جو کھانے پینے کا بدل نہیں ہے اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا خواہ وہ انجکشن پٹھوں میں یا رگوں میں لیا جائے، حتیٰ کہ اس کا مزہ حلق میں محسوس ہو، پھر بھی اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا، کیونکہ وہ کھانے پینے کے حکم میں نہیں ہے۔

(۵) **سینگی، خون نکالنا (حجامت)** : اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے، افطر الحاجم والمحجوم ”پچھنا لگانے والا اور پچھنا لگوار ہا ہے دونوں نے افطار کیا“ (أحمد، ج: ۵، ص: ۲۷۶، ابوداؤد: ۲۳۶۷، دیکھئے صحیح الجامع: ۱۱۳۶)۔ اسی بنیاد پر علماء کا کہنا ہے کہ واجبی روزہ دار کے لئے خون دینا جائز نہیں ہے الا یہ کہ وہ شخص ایسا مجبور ہو کہ بغیر خون دے اسکی ضرورت پوری نہیں ہو رہی ہے، اور خون دینے والے کو خون نکالنے سے ضرر لاحق نہ ہو رہا ہو تو ضرورت و مجبوری کے تحت وہ اس دن (خون دے کر) افطار کر دے اور بعد میں اسکی قضا کر لے۔

(۶) **عمداً قئے کرنا**

(۷) **حيض ونفاس کا خون آنا**

روزہ دار کیلئے مستحب کام

رمضان المبارک بڑی فضیلتوں والا مہینہ ہے اس مہینہ میں نیک کام کا اجر بڑھ جاتا ہے اس لئے اسے غنیمت سمجھتے ہوئے اس سے مستفید ہونا ضروری ہے اس مہینہ کے روزوں کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کا ایک رکن قرار دیا ہے، روزہ داروں کیلئے اللہ تعالیٰ نے جنت کا ایک دروازہ ہی خاص کر دیا ہے۔ کچھ ایسے نیک عمل ہیں جن کا اہتمام روزہ دار کیلئے مستحب ہے:-

(۱) **قرآن کریم کی تلاوت** : اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے جس نے قرآن مجید کا ایک حرف پڑھا تو اس کے عوض اسے ایک نیکی ملتی ہے اور ہر نیکی کا بدلہ دس گنا ملتا ہے میں نہیں کہتا کہ ”الم“ ایک حرف بلکہ الف ایک حرف ہے لام ایک حرف ہے اور میم ایک حرف ہے۔ (سنن الترمذی)

(۲) **کثرت سے دعاء مانگنا** : روزہ کے احکام بیان کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ”وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ آيَةٌ“ ”جب میرے بندے میرے بارے میں آپ سے سوال کریں تو آپ کہہ دیں کہ میں بہت ہی قریب ہوں ہر پکارنے والے کی پکار کو جب کبھی وہ مجھے پکارے میں قبول کرتا ہوں“ (البقرہ: ۱۸۶)

(۳) **افطار کے وقت دعاء کرنا** : اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے کہ اللہ تعالیٰ افطار کے وقت بہت سے لوگوں کو معاف کر دیتا ہے۔ (مسند أحمد)

(۴) **گھر سے نکلنے کی دعاء** : بسم الله توكلت على ولا حول ولا قوة الا بالله - (أبوداؤد؛ الترمذی) اللهم في أعوذ بك أن اضل أو ازل أو ازل أو اظلم أو اظلم أو اجهل أو يجهل على - (أبوداؤد؛ الترمذی) گھر میں داخل ہونے کی دعاء:- بسم ولجننا وبسم الله خرجنا وعلی ربنا توکلنا۔ (سنن أبوداؤد)

(5) **بیت الخلاء میں داخل ہونے کی دعاء:** بسم الله.... أَللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ - (بخاری ومسلم وابوداؤد) بیت الخلاء سے نکلنے کی دعاء :- غفرانک -- (أبوداؤد؛ الترمذی)

(6) **سونے کی دعاء:** با سبک اللہم موت وأحیا (بخاری ومسلم) أَللّٰهُمَّ قِنِي عَذَابَكَ يَوْمَ تَبْعَثُ عِبَادَكَ (ابوداؤد؛ الترمذی) بیدار ہونے کی دعاء: الحمد لله الذي أحيانا بعد ما أماتنا وليه النشور - (صحیح بخاری ومسلم)

(7) **سواری پر بیٹھنے کی دعاء:** بسم الله؛ الحمد لله؛ سبحان الذي سخر لنا هذا وما كنا له مقرنين ونألي ربنا المنقلبون -

(8) **صدقہ وخیرات:** صحیح بخاری میں ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک میں تیز ہوا سے بھی زیادہ سختی ہو جاتے تھے۔

(9) **عمرہ کرنا:** اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کافران ہے کہ رمضان میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔ (بخاری)

(10) **زبان کی حفاظت:** غیبت چغلی جھوٹ، فحش بات اور گالی گلوچ سے زبان کی حفاظت کی جائے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کافران ہے: "جو شخص جھوٹ بولنا اور اسکے مطابق عمل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اسکے بھوکے پیاسے رہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ (صحیح بخاری) جو شخص فحش کلام اور جھوٹ کو ترک نہ کرے اللہ تعالیٰ کو اسکے کھانا پانی چھوڑنے کی ضرورت نہیں ہے" (الطبرانی)۔ "اگر تم لوگ روزہ رکھو تو فحش کلامی اور شور و غل سے پرہیز کرو اور اگر کوئی تمہیں گالی دے یا لڑائی کرے تو اس سے کہہ دو کہ میں روزے سے ہوں" (متفق علیہ)۔

(11) **صلہ رحمی کا اہتمام کرنا:** کیونکہ قطع رحمی بندے کے نیک عمل کے ثواب کو ختم کر دیتی ہے۔

(12) **بھلائی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا**

(13) **زکاة دینا**

(14) **والدین کے ساتھ حسن سلوک کرنا**

از قلم

فضیلۃ الشیخ / مقصود الحسن فیضی حفظہ اللہ

الغاط، سعودی عرب